

## پانیم - نمبر بیس

دانی ایل باب 11 کا تسلسل اور سنہ 2025ء کا انذار

Jeff Pippenger

2026-03-02

اولین پیش روؤں کی وہ تاریخی تطبیق جس کے مطابق آیات دس تا سولہ کی تکمیل ہوئی تھی، اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ روم—جس نے رؤیا کو قائم کیا—200 قبل مسیح میں آیا، یعنی اسی برس جب جنگ پانیوم ہوئی، اور میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ 2025 میں ٹرمپ اور پوپ لیو کی منصب پذیری کے ساتھ روم آیا اور رؤیا کو قائم کیا۔ 2025 وہ واحد سال ہے جب ایک پوپ اور ایک صدر ایک ہی برس میں منصب پذیر ہوئے۔ درندہ اور اس کی مورت 2025 میں اُن سب کے لیے جو دیکھنے پر آمادہ ہیں، بلند کیا گیا۔ پیش روؤں کے برخلاف، میں اُن آیات کو ابتدا میں پورا کرنے والی تاریخ کے بجائے آیات کی ترتیب کو تطبیق دے رہا ہوں۔ میں اس تاریخ سے اتفاق کرتا ہوں، مگر تاریخ کے لیے فریم ورک کے طور پر آیات کے اندر موجود ترتیب سے اخذ کر رہا ہوں، بجائے اس کے کہ آیات کے فریم ورک کی تعیین کے لیے تاریخ کو بنیاد بناؤں۔ میرا موقف ہے کہ دونوں طریق کار درست ہیں۔

### مگابیوں کا انقلاب

میں مگابیوں کے سلسلے کو اسی طرز پر منطبق کرتا ہوں۔ مگابیوں کی بغاوت 167 قبل مسیح میں 200 قبل مسیح کی جنگ پانیئم کے بہت بعد، اور 63 قبل مسیح میں پومپی کے اورشلیم پر قبضہ کرنے سے بہت پہلے واقع ہوئی۔ وہ سلسلہ جو آیت سولہ سے شروع ہوتا ہے—جب جنرل پومپی نے 63 قبل مسیح میں اورشلیم فتح کیا—طیراس قیصر تک ممتد ہے، جو اس وقت حکمران تھا جب یسوع مصلوب ہوا۔ باب گیارہ کی آیت بائیس میں صلیب اور طیراس کی نمائندگی کی گئی ہے۔

اور سیلابی قوت کے ساتھ وہ اُس کے سامنے سے بہا دیے جائیں گے اور شکست کھائیں گے؛ بلکہ عہد کا سردار بھی۔ دانی ایل ۱۱:۲۲

آیت سولہ میں 63 قبل مسیح میں جنرل پومپی کا یروشلم فتح کرنا، اور آیت بائیس میں 31 عیسوی میں صلیب کا واقعہ، ایسے نبوتی سلسلے کی نمائندگی کرتے ہیں جو اتوار کے قانون کی ایک علامت سے شروع ہو کر اتوار کے قانون ہی کی ایک علامت پر ختم ہوتا ہے۔ آیت تئیس سیاق میں ایک انقطاع ہے؛ لہذا آیت بائیس کو اُس نبوتی سلسلے کے اختتام کے طور پر نشان زد کرتی ہے جو آیت سولہ میں شروع ہوا تھا۔ آیت بائیس میں اس سلسلے کے واضح انجام کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی ہے کہ آیت بائیس اسی سنگ میل کی علامت ہے جس کی نمائندگی آیت سولہ میں ہوئی ہے؛ یوں الفا اور اومیگا کی شہادت فراہم ہوتی ہے کہ آیات سولہ تا بائیس ایک متمایز نبوتی سلسلے کی نمائندگی کرتی ہیں۔

اس پر مستزاد یہ کہ آیات پندرہ اور سولہ سلوکی سلطنت سے رومی اقتدار کی طرف انتقال کو نشان زد کرتی ہیں، اور تسلسل میں ایک انقطاع نمایاں ہے: بیان آیت پندرہ میں سلوکیوں سے آیت سولہ میں رومیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور آیت سولہ تا بائیس کا سلسلہ واضح طور پر ایک واحد نبوی سلسلہ کے طور پر منعزل ہے۔ آیت سولہ اُس اگلی قوت کو متعارف کراتی ہے جو یہودیہ پر غالب آئے گی، یوں نبوی تاریخ میں ایک انتقال کی نشان دہی کرتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے آیت تئیس میں ہے۔ یہ سلسلہ اتوار کے قانون کی ایک علامت سے شروع ہوتا اور اسی علامت پر ختم ہوتا ہے، اور یہ سلسلہ گیارہویں باب کی بائیسویں آیت پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

### سمتہ اور تین قیصر

یہ حقیقت کہ آیت سولہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، جس طرح آیت بائیس بھی کرتی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ دونوں آیات کو ایک دوسرے پر منطبق کیا جائے۔ یوریاہ اسمتھ آیت تئیس پر تبصرہ کرتے ہیں، اور واضح کرتے ہیں کہ وہ کیوں ایسے تاریخی سلسلے کی نمائندگی کرتی ہے جو پچھلی آیات کے بیان کردہ تاریخ میں مزید پیچھے سے شروع ہوا تھا، بجائے اس کے کہ وہ ایسے تاریخی سلسلے کی نمائندگی کرے جو آیت بائیس کی صلیب کے فوراً بعد واقع ہوتا ہے۔

آیت 23. اور اُس کے ساتھ معاہدہ طے پانے کے بعد وہ فریب کاری سے کام کرے گا، کیونکہ وہ نمودار ہوگا اور تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ زور آور ہو جائے گا۔

جس "اس" کے ساتھ یہاں مذکور معاہدہ کیا جاتا ہے، لازم ہے کہ وہی قوت ہو جو چودھویں آیت سے نبوت کا موضوع رہی ہے؛ اور یہ کہ وہ رومی قوت ہے، یہ امر بلا نزاع اس نبوت کی تکمیل میں تین اشخاص کے وسیلہ سے ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا، جو یکے بعد دیگرے سلطنت روم پر حکمران رہے: یعنی جولیس، آگسٹس، اور طبریس قیصر۔ اول، اپنے ہی ملک کے قلعے کی طرف فتح مندی سے لوٹتے ہوئے ٹھوکر کھا کر گرا اور پایا نہ گیا۔ آیت 19. دوم، محاصل بڑھانے والا تھا؛ اور وہ مملکت کی شان میں سلطنت کرتا رہا، اور نہ غضب میں نہ جنگ میں مرا، بلکہ اپنے ہی بستر پر پرمانی سے وفات پائی۔ آیت 20. سوم، ریاکار تھا، اور بدترین خصلت کا حامل۔ وہ پرمانی سے سلطنت پر فائز ہوا، مگر اس کی سلطنت بھی اور اس کی زندگی بھی تشدد کے ذریعے ختم ہوئیں۔ اور اسی کی سلطنت میں عہد کا رئیس، ناصرت کا یسوع، صلیب پر قتل کیا گیا۔ آیات 21، 22. مسیح کو پھر کبھی توڑا یا دوبارہ قتل نہیں کیا جا سکتا؛ لہذا نہ کسی دوسری حکومت میں اور نہ کسی اور زمانے میں ہم ان واقعات کی تکمیل پا سکتے ہیں۔ بعض لوگ ان آیات کو انتیوخس پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہود کے کسی سردار کاہن کو عہد کا رئیس ٹھہراتے ہیں، حالانکہ انہیں کبھی اس نام سے نہیں پکارا جاتا۔ یہی طرز استدلال دانی ایل 8 کے چھوٹے سینگ کی تکمیل انتیوخس کی سلطنت کو ٹھہرانے کے لیے بھی اختیار کیا جاتا ہے؛ اور یہ اسی غرض سے پیش کیا جاتا ہے؛ یعنی اس عظیم سلسلہ دلائل کو توڑنے کے لیے جس کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ ظہور ثانی کی تعلیم بائبل ہی کی تعلیم ہے، اور یہ کہ مسیح اب دروازے پر ہے۔ لیکن ان دلائل کو کالعدم نہیں کیا جا سکتا؛ یہ سلسلہ توڑا نہیں جا سکتا۔

"سلطنت کے دنیوی واقعات کے سلسلے میں ہمیں ستر ہفتوں کے خاتمہ تک لے آنے کے بعد، نبی آیت 23 میں ہمیں اُس وقت کی طرف واپس لے جاتا ہے جب 161 قبل مسیح میں یہودی معاہدے کے ذریعے رومی براہ راست خدا کی قوم سے وابستہ ہوئے؛ اور پھر اُس مقام سے ہمیں واقعات کے ایک مستقیم سلسلے میں کلیسیا کی آخری فتح اور خدا کی ابدی بادشاہی کے قیام تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہودی، شامی بادشاہوں کے سخت جبر کا شکار ہو کر، روم میں ایک سفارت لے کر گئے تاکہ رومیوں کی مدد کے خواست گار ہوں، اور اپنے آپ کو اُن کے ساتھ 'محبت اور وفاق کے ایک عہد' میں شامل کریں۔ Josephus's Antiquities, book 12, chap.10, sec.6؛ Prideaux, II, 234؛ Mac.8 1۔ رومیوں نے یہودیوں کی درخواست سنی اور انہیں ایک فرمان عطا کیا، جو ان الفاظ میں مرتب تھا:—"

'سینیٹ کا فرمان، جو قوم یہود کے ساتھ اعانت اور دوستی کے عہد کے بارے میں ہے: رومیوں کے تابعین میں سے کسی کے لیے بھی یہ روا نہ ہوگا کہ وہ قوم یہود کے ساتھ جنگ چھیڑے، اور نہ وہ ایسے کرنے والوں کی اعانت کرے، خواہ ان کی طرف غلہ، یا جہاز، یا زر بھیج کر ہو؛ اور اگر یہود پر کوئی حملہ کیا جائے تو رومی حسب استطاعت ان کی مدد کریں گے؛ اور پھر اگر رومیوں پر کوئی حملہ کیا جائے تو یہود ان کی مدد کریں گے۔ اور اگر یہود اس معاہدہ اعانت میں کچھ اضافہ یا کمی کرنا چاہیں تو وہ کام رومیوں کی مشترکہ رضامندی سے ہوگا۔ اور جو اضافہ اس طرح کیا جائے گا وہ نافذ العمل ہوگا۔' یہ فرمان، 'یوسفس کہتا ہے، 'یوحنا کے بیٹے یوپولیمس اور الیعزر کے بیٹے یاسون نے اس وقت تحریر کیا جب یہود قوم یہود کا سردار کاہن تھا، اور اس کا بھائی شمعون سپہ سالار تھا۔ اور یہ وہ پہلا معاہدہ تھا جو رومیوں نے یہود کے ساتھ کیا، اور اس کی

تدبیر اسی طور پر کی گئی تھی۔'

اس وقت رومیوں کی حیثیت ایک قلیل قوم کی تھی، اور انہوں نے دغا بازی، یا مکر و فریب کے ساتھ، جیسا کہ اس لفظ کے مفہوم سے ظاہر ہے، کام کرنا شروع کیا۔ اور اسی نقطے سے وہ مسلسل اور تیز رفتار عروج کے ساتھ اس اقتدار کی بلندی تک جا پہنچے جو بعد ازاں انہوں نے حاصل کی۔

نہ صرف یہ کہ آیت بائیس کی صلیب ایک ایسے سلسلے کا اختتام اس علامت کے ساتھ کرتی ہے جو اسی سلسلے کے آغاز میں بھی موجود ہے، بلکہ اگلی آیت اس تاریخ کی طرف پلٹ جاتی ہے جو صلیب سے پہلے واقع ہوئی تھی، یعنی تقریباً پانچویں کے تیس برس بعد اور تقریباً اُس وقت سے سو برس پہلے جب روم نے یروشلم کو فتح کیا۔ یہودیوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے سنگ میل کو، جسے سمتھ یہاں 161 قبل مسیح ٹھہراتا ہے، دیگر اولین پیش رو 158 قبل مسیح قرار دیتے ہیں۔ میری توجہ یہاں تاریخ پر اتنی نہیں، بلکہ اس حقیقت پر ہے کہ آیات سولہ تا بائیس ایک ایسے نبوتی سلسلہ تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں جس میں اتوار کا قانون اس سلسلے کا الفا بھی ہے اور اومیگا بھی۔ پھر جب آیت سولہ تا بائیس کا سلسلہ پیش کر دیا جاتا ہے، تو آیت تیس آیات سولہ تا بائیس کے سلسلے کے اندر کی تاریخ کو دہراتی اور اس پر مزید توضیح کرتی ہے۔ آیت تیس کے ذریعے پیش کردہ نبوتی سلسلہ تاریخ مکابیوں کی تاریخ ہے، اور مکابیوں کی تاریخ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی تاریخ کے ساتھ کامل مماثلت رکھتی ہے۔

## دو شاہی خاندان

خاندان مکابی اُس بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے جو سلطنت سلوکیہ کے خلاف تھی اور جو انطیوخس ایپیفانیس کی حکمرانی کے دوران شروع ہوئی۔ یہ بغاوت شمالی سلوکی سلطنت کے خلاف تھی اور اس کے نتیجے میں ایسی فتح حاصل ہوئی جس کے باعث اُس عہد میں یہودیہ کے دو شاہی سلاسل میں سے ایک کا قیام عمل میں آیا، اور وہی عہد بالآخر 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی پر منتج ہوا۔ پہلا شاہی سلسلہ حسمونی تھا اور دوسرا پیروڈی۔ شمالی سلوکی سلطنت سے نجات کے بعد یہودیہ کی دوسری حکومت پیروڈی سلسلہ حکمرانی تھی۔ یہ سلسلہ براہ راست رومی نظام سے مربوط تھا، جب کہ سابقہ حسمونی سلسلہ حکمرانی بنیادی طور پر یہودی تھا۔ حسمونی سلسلہ حکمرانی 141 قبل مسیح میں شروع ہوا، اور 37 قبل مسیح میں پیروڈی سلسلہ حکمرانی قائم ہوا جو 70 عیسوی تک برقرار رہا۔

یہ سلاسل حکمرانی یہودیہ کی حکومت، یعنی اس قدیم اور حقیقی ارض جلال، کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بغاوت مکابی ۱۶۷ تا ۱۶۰ قبل مسیح رہی۔ ۱۶۴ قبل مسیح میں مکابیوں نے انطیوخس ایپیفانیس کو یروشلم سے بے دخل کر دیا اور انطیوخس کی جانب سے پیکل کی بے حرمتی کے بعد اس کی تطہیر کی اور اسے از سر نو وقف کیا۔ لیکن شمالی سلوکی اقتدار پوری طرح ۱۴۱ قبل مسیح تک مغلوب نہ ہوا؛ اسی سال اس کی کامل شکست کے ساتھ حسمونی سلسلہ حکومت کا آغاز ہوا۔

پیروڈی شاہی خاندان اس سلسلے کی کلید ہے، کیونکہ یسوع کی پیدائش کے وقت نوزائیدہ بچوں کے قتل عام کا حکم پیروڈیس اعظم نے دیا تھا، اور جب یسوع کی موت ہوئی تو اس کا بیٹا حکمران تھا۔ پیروڈیس اعظم باپ تھا اور وہ یہودیہ پر بادشاہ تھا، مگر اس کا بیٹا صرف چوتھائی حصے کا حاکم تھا، یعنی وہ سلطنت کے ایک چوتھائی حصے پر حکمرانی کرتا تھا، بادشاہ کے بجائے گورنر کی مانند۔ اسی وجہ سے اس کے پاس وہ اختیار نہ تھا، چنانچہ مسیح کو مصلوب کرانے کے لیے اسے پیلطس سے رابطہ کرنا پڑا۔ یسوع کی پیدائش اس کے نبوتی سلسلے میں "وقت اختتام" تھی، اور اس کی موت اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔ پہلا پیروڈیس 1989 کی نمائندگی کرتا ہے، اور آخری پیروڈیس اتوار کا قانون ہے۔ باپ پیروڈیس سے بیٹے پیروڈیس تک کا سلسلہ مسیح کی نبوتی لکیر ہے۔

مکابی خاندان کا آغاز ایک ظفرمند بغاوت سے ہوتا ہے جو ایک شمالی بادشاہ کے خلاف بپا ہوئی، جس نے یہودیوں پر اپنے یونانی رسوم و رواج، تہذیب، اور یونانی دین نافذ کر دیا تھا۔ حسمونی خاندان کی ابتدا سن 1798 کی نمائندگی کرتی تھی۔ ایسا کیوں، آپ پوچھ سکتے ہیں؟ اگر ایک خاندان ایک نبوی 'وقتِ آخر' پر شروع ہوتا ہے، جیسا کہ مسیح کی پیدائش کے وقت پیرودی خاندان کے ساتھ تھا، تو دوسرے خاندان کو بھی نبوی لزوم کے مطابق وہی آغاز ہونا چاہیے۔ جب ہم مسیح کی پیدائش کو 'وقتِ آخر' کے طور پر اطلاق کرتے ہیں تو دونوں خاندان ایک وقتِ آخر سے ہی آغاز پاتے ہیں؛ لیکن نادان اس مہر کشائی شدہ نور کو کبھی نہیں دیکھتے جو وقتِ آخر کے ساتھ وابستہ ہے۔

ہمارے زمانے میں بھی، جس طرح مسیح کے زمانے میں تھا، صحائفِ مقدسہ کی غلط فہمی یا غلط تعبیر ہو سکتی ہے۔ اگر یہودیوں نے سنجیدہ، دعاگو دلوں کے ساتھ صحائفِ مقدسہ کا مطالعہ کیا ہوتا، تو ان کی جستجو کو وقت کی صحیح معرفت کا صلہ ملتا، اور نہ صرف وقت کی بلکہ ظہورِ مسیح کی کیفیت کی صحیح معرفت کا بھی۔ وہ مسیح کی جلالی آمدِ ثانی کو اُس کی آمدِ اول پر منطبق نہ کرتے۔ ان کے پاس دانی ایل کی شہادت تھی؛ ان کے پاس یسعیاہ اور دیگر انبیا کی شہادت تھی؛ ان کے پاس موسیٰ کی تعلیم تھی؛ اور مسیح خود انہی کے عین درمیان موجود تھا، پھر بھی وہ اُس کی آمد کے بارے میں شہادت کے لیے صحائف کی تفتیش کر رہے تھے۔ اور وہ مسیح کے ساتھ عین وہی کچھ کر رہے تھے جس کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ وہ کریں گے۔ وہ اس قدر اندھے تھے کہ جو کچھ وہ کر رہے تھے اسے جانتے نہ تھے۔

"اور بہت سے لوگ آج، سن 1897 میں بھی، وہی کچھ کر رہے ہیں، کیونکہ انہیں اُن امتحانی پیغامات کا تجربہ نہیں ہوا جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات میں متضمن ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو ان پیغامات کے اب بھی مستقبل میں ہونے کے ثبوت کے لیے صحائفِ مقدسہ کی تفتیش کر رہے ہیں۔ وہ ان پیغامات کی صداقت کے شواہد یکجا تو کر لیتے ہیں، مگر انہیں تاریخِ نبوت میں اُن کا بجا مقام دینے میں ناکام رہتے ہیں۔ لہذا ایسے لوگ ان پیغامات کے محل و موقع کی تعیین کے باب میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے خطرے میں ہیں۔ وہ نہ زمانہ انجام کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں، اور نہ یہ کہ ان پیغامات کی تعیین کب کی جائے۔ خدا کا دن دے پاؤں آ رہا ہے؛ لیکن جو دانا اور عظیم سمجھے جاتے ہیں، وہ 'اعلیٰ تعلیم' کے بارے میں لغو گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ نہ مسیح کی آمد کی نشانیاں جانتے ہیں، نہ دنیا کے اختتام کی۔" Paulson Collection, 423, 424.

مسیح کی پیدائش کو 'وقتِ اختتام' قرار دینا، اور یوں مکابیوں کے سلسلے کو آخری ایام کی حقیقتِ حاضرہ کے سیاق میں لانے کی کلید سمجھنا، دراصل مسیح ہی کو اس عبارت کا عین مرکز بنانا ہے، اور یہی اس تطبیق کے معتبر ہونے کی دلیل بھی ہے۔

مکابیوں کا سلسلہ روحانی ارضِ جلال کی تمثیل ہے، اور یہ تمثیل اُس دور سے شروع ہوتی ہے جب ارضِ جلال کے باشندے شمال کے بادشاہ کی سیاسی و مذہبی بالادستی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مکابی بغاوت جس نے حسمونی سلطنت کی بنیاد رکھی 1776 کی نمائندگی کرتی ہے، اور شمال کے بادشاہ کے خلاف وہ بغاوت جو مکابیوں کے ذریعہ سرانجام پائی انقلابی جنگ کی نمائندگی کرتی تھی۔ 1776 سے 1798 تک کے بائیس برس اُس مکابی بغاوت کی نمائندگی کرتے ہیں جو 1798 میں آخر کے وقت حسمونی سلطنت کے قیام پر منتج ہوئی، اور یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ 1989 میں آخر کے وقت پیرودی سلطنت کا آغاز ہوا۔ پیرودی سلطنت 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی تک جاری رہی۔

اس خطِ تاریخ میں جس امر کا ادراک ضروری ہے، وہ دو پہلو رکھتا ہے: اولاً، یہ قدیم سرزمینِ جلال کی ایسی تمثیل ہے جو جدید سرزمینِ جلال کے لیے نظیر ٹھہرتی ہے؛ ثانیاً، یہ اسی خطِ تاریخ کے دائرے میں آغاز پاتی ہے جس کی ابتدا آیت سولہ سے ہوتی ہے، جہاں روم پہلی مرتبہ سرزمینِ جلال کو فتح کرتا ہے، اور یوں اس خط کا بنیادی موضوع متعین ہوتا ہے۔ آیت سولہ سے آیت بائیس تک کا خطِ تاریخ سرزمینِ جلال کی نمائندگی کرتا ہے، اور اس کا سیاق و سباق قریب الوقوع قانون اتوار ہے۔ یہ خط اُن عبادت

گزاروں کے دو طبقات کی بھی نمائندگی کرتا ہے جو دونوں سلالتی حکومتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ صدوقیوں کی تعداد کم تھی، مگر دونوں سلالتی ادوار میں وہ یہودی مذہبی اور سیاسی نظاموں پر عمومی طور پر کنٹرول رکھتے تھے۔ مذہبی نظام کہانت کے ذریعے چلایا جاتا تھا، اور وہ کہانت بھی صدوقیوں اور فریسیوں دونوں کے زیر اثر تھی۔ حشمونی اور پیرودی حکومتیں دونوں فریسیوں اور صدوقیوں کے زیر اثر تھیں، اور یہ دونوں سلالتیں 1798 سے لے کر قانون اتوار تک ریاست ہائے متحدہ کی حکومت کی نمائندگی کرتی ہیں۔

فریسی اور صدوقی سیاسی رجحان رکھنے والی دو جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو مسئلہ غلامی پر اپنے موقف کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ممیز ہیں۔ ڈیموکریٹس غلامی کے حامی اور ریپبلکنز غلامی کے مخالف ہیں؛ اور یہ دونوں مل کر ریاستہائے متحدہ کی دستوری حکومت کی سیاسی مشینری کے ساتھ تعامل رکھتے ہیں۔ وہ حکومت مکاشفہ باب تیرہ کا زمین سے نکلنے والا درندہ ہے، اور اس درندے کی بیرونی تاریخ کی نمائندگی اس کے جمہوری سینگ سے ہوتی ہے۔ اندرونی تاریخ کی نمائندگی پروٹسٹنٹ سینگ کرتا ہے۔ یہ سینگ درندے پر ایک دوسرے سے جدا ہیں، کیونکہ وہ درندہ وہ دستور ہے جو ریاستی سینگ کو کلیسائی سینگ سے جدا کرتا ہے، تاہم وہ تاریخ میں ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ جمہوری سینگ کے دو اثرات ہیں: یا غلامی کے حق میں یا اس کے خلاف۔ پروٹسٹنٹ سینگ کے دو اثرات ہیں: یا ساتویں دن کے سبت کے حق میں یا آفتاب کے پہلے دن کے حق میں۔

جنگِ پانیوم کے تقریباً تیس برس بعد مگابی ریاست ہائے متحدہ کی تاریخ کو کتابِ مقدس کی نبوت کی چھٹی مملکت کے طور پر نشان زد کرتے ہیں۔ پھر تقریباً ایک صدی بعد، آیت سولہ اسی وقت پوری ہوتی ہے جب یروشلم فتح کر لیا جاتا ہے، اور یہ واقعہ صلیب کی تمثیل ٹھہرتا ہے۔ یہودیہ ان تین رکاوٹوں میں سے دوسری ہے جنہیں روم دنیا پر تسلط قائم کرتے ہوئے زیر کرتا ہے۔ سپہ سالار پومپئی نے 65 قبل مسیح میں شام کو، اور پھر 63 قبل مسیح میں یہوداہ کو فتح کیا۔ اگستس قیصر نے 31 قبل مسیح میں جنگِ ایکٹیم میں تیسری رکاوٹ کو مغلوب کیا۔ یہ تاریخ آیت سولہ سے بائیس تک کی لکیر میں متمثل ہے۔

صلیب کے زمانے تک مکابیین کی تاریخ تقریباً دو سو برس سے جاری تھی۔ یوریاہ اسمتھ یہ متعین کرتے ہیں کہ آیت تیس میں یہودیوں کے ساتھ کیے گئے معاہدے سے جس تاریخ کی نمائندگی ہوتی ہے، اسے ایک ایسے تاریخی نقطہ آغاز کے ساتھ ہم آہنگ کیا جانا چاہیے جو آیت بائیس میں مذکور صلیب کی تاریخ سے قریباً دو سو برس پہلے واقع ہوا تھا۔ آیت بائیس کی صلیب کی تاریخ کو آیت سولہ کے ساتھ ہم آہنگ ہونا لازم ہے، کیونکہ آیت سولہ بھی اتوار کا قانون ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سلسلہ مکابیین، جو یہوداہ کی ارضِ جلال کی تاریخ ہے، آیت سولہ کے اتوار کے قانون سے بہت پہلے شروع ہوتا ہے۔

جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملرائیٹوں کی تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ کی عکاسی کرتی ہے، تو ہم 1798 میں ملرائیٹوں کے لیے وقتِ انتہا کو 1989 میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے وقتِ انتہا کے ساتھ ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کو تیسرے فرشتے کی تاریخ پر منطبق کر رہے ہوتے ہیں۔ 1798 اور 1989 دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس کی تاریخ کے الفا اور اومیگا نشانِ راہ ہیں۔

آیت چالیس کا آغاز 'وقتِ آخر' سے ہوتا ہے، جس کا مصداق 1798 ہونا بہ آسانی ثابت کیا جا سکتا ہے؛ اور جب اسے درست طور پر سمجھا جائے تو 1989 میں سوویت یونین کا انہدام آیت چالیس کی تکمیل تھا، اور وہ تکمیل بھی 'وقتِ آخر' ہی تھی۔ ایک ہی آیت میں دو 'وقتِ آخر'—اور وہ اسی باب میں ہے جس میں سلسلہ مکابیین مذکور ہے۔ وہ مکابی بغاوت جس نے خاندانِ حشمونی کی بنیاد رکھی، 1776 سے 1798 تک کے بائیس برسوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ 1798 میں خاندانِ حشمونی کا آغاز ہوا، اور 1989 میں خاندانِ پیرودی کا آغاز ہوا۔

دانیال باب گیارہ کی آیت دس سنہ 1989 کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت سولہ اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہے۔ ان آیات میں موجود تاریخی سلسلہ تین معرکوں، ایک بادشاہ جنوب کی ہلاکت، اور نبوی تاریخ میں روم کے دخول کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں دو سلسلہ ہائے سلطنت کی وہ لکیر بھی شامل ہے جو اس تبدیلی کی تمثیل کرتی ہے جو اس وقت واقع ہوتی ہے جب مکاشفہ تیرہ کا زمینی درندہ "برہ کی مانند دو سینگ رکھتا ہے" اور "اژدہا کی مانند بولتا ہے"۔ ترتیباً پہلا یہودی سلسلہ سلطنت برہ ہے اور دوسرا رومی اژدہا ہے۔ پہلا سلسلہ سلطنت یہودی تھا، دوسرا رومی تھا۔ یہودی ہو یا رومی، زمینی درندے کے دو سینگ تھے۔

یہودی سلسلہ سلاطین پروٹسٹنٹ سینگ کی نمائندگی کرتا ہے اور رومی سلسلہ سلاطین ریپبلکن سینگ کی نمائندگی کرتا ہے۔ دونوں سینگوں میں نبوتی طور پر دوگانہ تقسیم بھی موجود ہے۔ صدوقی اور فریسی غلامی کے حامی ڈیموکریٹس کے سانچے کی تشکیل کرتے ہیں، جو غلامی کے مخالف ریپبلکنز کے برعکس ہے؛ اور ساتھ ہی دانا کنواریوں کے مقابل نادان کنواریوں کی دوگانہ تقسیم کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ فریسی، نادان کنواریوں کے طور پر، پہلی مایوسی میں چھانٹے جاتے ہیں، اور صدوقی ہیکل کی دوسری تطہیر میں چھانٹے جاتے ہیں۔ فریسی ساردس کی کلیسیا کی مانند زندگی کے نام کے حامل ہونے کا اقرار رکھتے تھے، لیکن مردہ تھے، اور پہلے وہی چھانٹے جاتے ہیں؛ پھر صدوقی، جنہوں نے خدا کی قدرت کا انکار کیا، آدھی رات کی پکار کی قدرت اور پیغام کا انکار کیا۔ صدوقی وہ اہل عہد ہیں جنہیں چھوڑا جا رہا ہے؛ صدوقی وہ ہیں جو خوشگوار جذباتی کیفیات پر قانع ہیں۔

مسیح کی آمد، جیسا کہ پہلے فرشتے کے پیغام میں اعلان کی گئی تھی، دولہا کی آمد سے مٹل سمجھی گئی۔ اس کے جلد آنے کی منادی کے زیر اثر جو ہمہ گیر اصلاحی تحریک برپا ہوئی، وہ کنواریوں کے نکلنے کے مطابق تھی۔ اس تمثیل میں، جیسے متی 24 کی تمثیل میں، دو طبقے پیش کیے گئے ہیں۔ سب نے اپنے اپنے چراغ، یعنی بائبل، اٹھا لیے تھے اور اس کی روشنی میں دولہا سے ملنے نکلے تھے۔ لیکن جہاں 'احمقوں نے اپنے چراغ تولے لیے مگر اپنے ساتھ تیل نہ لیا، وہاں 'داناؤں نے اپنے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل لیا'۔ اخیر الذکر طبقہ نے خدا کا فضل پایا تھا—روح القدس کی ازسرنو زندہ کرنے والی اور منور کرنے والی قدرت—جو اس کے کلام کو پاؤں کے لیے چراغ اور راہ کے لیے نور بنا دیتی ہے۔ انہوں نے خدا کے خوف سے حق جاننے کے لیے صحائف کا مطالعہ کیا، اور دل و زندگی کی پاکیزگی کی خلوص دل سے طلب کی۔ ان کے پاس ذاتی تجربہ تھا، خدا اور اس کے کلام پر ایسا ایمان، جسے مایوسی اور تاخیر مغلوب نہ کر سکتی تھی۔ اوروں نے 'اپنے چراغ تولے لیے مگر اپنے ساتھ تیل نہ لیا'۔ وہ محض جذبے کے تقاضے پر متحرک ہوئے تھے۔ پرہیزگار پیغام نے ان کے خوف کو برانگیختہ تو کیا، مگر وہ اپنے بھائیوں کے ایمان پر موقوف رہے، اور سچائی کی کامل فہم یا دل میں فی الواقع فضل کے حقیقی عمل کے بغیر اچھے جذبات کی ٹمٹماتی روشنی پر قانع رہے۔ یہ خداوند سے ملنے نکلے تھے، فوری اجر کی توقع سے لبریز؛ لیکن وہ تاخیر اور مایوسی کے لیے تیار نہ تھے۔ جب آزمائشیں آئیں تو ان کا ایمان ٹوٹ گیا، اور ان کے چراغ مدہم پڑ گئے۔ عظیم کشمکش، 393۔

خواہ سیاسی ہوں یا مذہبی، دونوں طبقات بحران نصف شب میں حکماء کے خلاف متحد ہو جاتے ہیں۔ یہ کہہ لینے کے بعد، ہم نے اس مضمون کا آغاز اس نکتے سے کیا تھا کہ میں آیت چودہ کا اطلاق آیات کے بہاؤ میں اس کی ترتیبی جگہ کی بنیاد پر کر رہا ہوں، جو آیات کے پیش کردہ تاریخی تسلسل کے برعکس ہے۔ میں اسی منطق کو آیت تئیس کے محل ترتیب کے ساتھ موافقت میں برتتا ہوں۔ کسی سنگ میل کی تعیین اس کی تاریخی تکمیل کے مطابق ہونی چاہیے۔ مکابی دور میں یہود نے روم کے ساتھ جو عہد کیا تھا، اسی نے یہ متعین کیا کہ آیت کا اطلاق کہاں ہوگا۔ آیت چودہ کے "غارتگر"، جو رویا کو قائم کرتے ہیں، یہ کام 200 قبل مسیح میں کر گئے، جو پانیوم کی جنگ کا بعینہ وہی سال تھا، مگر جنگ اور غارتگر دو جداگانہ علامتیں ہیں۔

’غارتگر‘ بیانیے کا حصہ بن جاتے ہیں، پانیوم کی جنگ کی تاریخ کے ساتھ کوئی براہ راست ربط قائم کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اس تعلق کی نشاندہی کے لیے جو انہوں نے مصر کے کمزور پانچ سالہ حکمران کے ساتھ قائم کیا تھا جو انطیوخس کے ہاتھوں شکست کے قریب تھا۔ وہ رومی سلطنت تک مصری گندم کی درآمد میں خلل نہیں چاہتے تھے۔ اسی آیت کا موضوع روم اور اس کمزور پانچ سالہ مصری بادشاہ کے مابین نبوی تعلق ہے۔ وہ وساطت ان بعد ازاں عواقب کی نشاندہی کرتی ہے جو اس انتشار کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں جو پوتن کی اس کوشش کے بعد سامنے آتے کہ یوکرینی کلیسیا کی روسی کلیسیا کے لیے تابعیت کو، جیسا کہ 1989 سے پہلے تھی، شامل کیا جائے۔ یہ کوشش اس کی جنوبی بادشاہی کے تدریجی زوال کا آغاز کرتی ہے، اور جب پوتن بطلموس کی مانند مر جاتا ہے یا کسی طور عزیز اور نیپولین کی طرح جلاوطن کیا جاتا ہے، تو وہ نبوی طور پر پٹا دیا جاتا ہے اور اس کی بادشاہی پھر کم اہلیت رکھنے والے حکمرانوں کے ایک سلسلے کے زیر انتظام آ جاتی ہے۔ پھر، پانچ سالہ بادشاہ کے زمانے میں، پاپائی روم اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے وساطت کرتا ہے، اور وہ مفاد یوکرینی کلیسیا ہے۔

پاپائیت روسی یا یوکرینی آرتھوڈوکسی کے مابین کسی ایک فریق کی طرف داری نہیں کر رہی؛ وہ ہر فریق کے ساتھ حکمت عملی برت رہی ہے تاکہ تمام مذہبی اداروں کو اپنے اختیار کے تحت کر لے، جیسا کہ یسعیاہ باب چار میں ممتل ہے۔

اور اُس روز سات عورتیں ایک مرد کو پکڑ لیں گی اور کہیں گی: ہم اپنی روٹی خود کھائیں گی اور اپنا لباس خود پہنیں گی؛ صرف یہی ہو کہ ہمیں تیرے نام سے کہلایا جائے تاکہ ہماری رسوائی دور ہو جائے۔ اُس روز شاخ خداوند حسین اور جلالی ہوگی، اور زمین کا پھل بقیہ اسرائیل کے لیے عمدہ اور خوشنما ہوگا۔ اور یوں ہوگا کہ جو صیون میں بچا رہ جائے اور جو یروشلم میں باقی رہے، وہ مقدس کہلائے گا، یعنی ہر ایک جو یروشلم میں زندوں میں لکھا ہوا ہے۔ اشعیا 1:3-4۔

پاپائیت تمام مذہبی اداروں پر اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے، جنہیں سات عورتوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، یعنی تمام کلیسیائیں۔ وہ سات کلیسیائیں چاہتی ہیں کہ وہ کیتھولک کہلائیں، جس کے معنی آفاقی ہیں، اور وہ صاف طور پر خدا کے لوگ نہیں، کیونکہ وہ اپنا ہی لباس پہننے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان تمام مذہبی اداروں کی یکجائی، جو اپنے انسانی لباس پہننا چاہتے ہیں، اسی وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب ’یروشلم‘ کے لوگ ’مقدس کہلائیں گے‘؛ اور یہی وہ گھڑی ہے جب شاخ خداوند لاودکیہ کی قوم سے فلادلفیہ کی قوم میں متبدل ہوتی ہے؛ اور اسی موقع پر پاپائیت تمام مذہبی اداروں کی سربراہ بن جاتی ہے، عین اسی وقت جب اسے سیاسی اداروں کی بھی سربراہی سونپی جاتی ہے۔

1989 میں، یوکرین کی کلیسیا شمال کے بادشاہ کی طرف سے سوویت یونین کو بہالے جانے کی علامت تھی، اور پوتن سابق اطاعت کے تعلق کو بحال کرنے کی کوشش کرے گا، اور اپنی پیشانی پر کوڑھ میں مبتلا ہوگا اور اس دین کے خلاف ایذا رسانی کا آغاز کرے گا جس نے اس کے مطالبات کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ وہ ایذا رسانی خود بطلموس کی اپنی قوم میں، شہر اسکندریہ میں، وقوع پذیر ہوئی، لہذا روس کے اندر وہ کلیسیائیں جو روم کے زیر اثر ہیں، پوتن کا ہدف بنیں گی، اور اسی میں اس کا خاتمہ ہوگا۔ جب ٹرمپ جنگ پانیئم کی تیاری کرتا ہے تو کمزور مصری طفل بادشاہ کے محافظ کے ساتھ اس کا علانیہ تعلق 2025 میں شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ رومی قوت جس نے 200 قبل از مسیح میں مصری طفل بادشاہ کی حفاظت کی تھی، تب اس طفل بادشاہ کی حفاظت نہیں کرے گی۔ وہ طفل بادشاہ کے خاتمے میں مدد دے گی۔ 200 قبل از مسیح مصر کے محافظ کی حیثیت سے روم، اسی روم کی نمائندگی کرتا ہے جو جنگ پانیئم میں مصر کا تباہ کنندہ بنتا ہے۔

## پیروان میلر

میلر اٹس نے تین رومی قوتیں نہ دیکھیں؛ انہوں نے صرف دو ہی دیکھیں؛ لیکن ان کا بیان کردہ حق بہر حال حق ہی تھا۔ انطاکیوس کو بطور علامت لینے کی نبوتی منطق ہمیں یہ اجازت دیتی ہے کہ ہم آیت

چودہ کو اُس تاریخ پر منطبق کریں جو آیت پندرہ سے پہلے واقع ہوتی ہے، خواہ وہ تاریخ جس نے ابتدا میں ان آیات کو پورا کیا، آیت چودہ اور آیت پندرہ دونوں کو سنہ 200 قبل مسیح میں رکھتی ہو۔ میں یہ دعویٰ کر رہا ہوں کہ آیت سولہ عنقریب آنے والا اتوار کا قانون ہے، اور یہ کہ آیت چودہ 2025 تھی، اور آیت پندرہ ابھی مستقبل کی پانیوم کی جنگ ہے۔ انطاکیوس یہ ثابت کرتا ہے کہ تینوں جنگیں ایک ہی نبوتی خط ہیں، کیونکہ وہ تینوں جنگوں میں موجود ہے؛ اور وہ اس دعوے کو بھی ثابت کرتا ہے جیسے میں پیش کر رہا ہوں کہ جب آیات کو خط پر خط کے طریقہ کار کے مطابق درست طور پر تقسیم کیا جائے تو ان کی عہدِ اخیر کی تطبیق درست ہے۔

انطیوخس تینوں جنگوں میں موجود تھا اور آخری ایام میں وہ 1989 (رونالڈ ریگن اور امریکہ)، 2014 (ولودیمیر زیلینسکی اور یوکرین) میں پاپائیت کی نیابتی قوت کی نمائندگی کرتا ہے، اور پھر جنگِ پانیوم میں بھی وہی نیابتی قوت ہے جو 1989 میں تھی، کیونکہ یسوع ہمیشہ آغاز کے ساتھ انجام کو پیش کرتا ہے۔ رونالڈ ریگن وفات پا چکے اور دفن ہو چکے ہیں، لہذا انطیوخس کی تاریخی شہادت ملرائی فہم کے مطابق درست ہے، مگر اُن قواعد کی پابندی جو سطر بہ سطر اطلاق کو منظم کرتے ہیں۔ آیات میں مذکور آخری پاپائی نیابتی قوت ٹرمپ ہے، اگرچہ تاریخی طور پر انطیوخس تینوں جنگوں میں موجود تھا۔ آیت تیرہ کی تکمیل کے لیے ٹرمپ کا دوسرا انتخاب ہارنا لازم تھا، کیونکہ آیت تیرہ میں وہ 'لوٹتا ہے'، پہلے سے بھی بڑھ کر قوی—اتنا کہ کان کے راستے گولی لگنے کو برداشت کر سکے—اور یہ کان، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور دائیں پاؤں کے بڑے انگوٹھے کے ساتھ، اُن اعضا میں سے ہے جن پر کابنوں کے مسح کے وقت خون سے مسح کیا جانا تھا۔

ریگن، ٹرمپ کا پیش نمونہ تھا، کیونکہ 1989 میں وقتِ آخر سے شمار ہونے والے آخری آٹھ صدور میں پہلا ریگن ہی ہے۔ لنکن، ٹرمپ کا پیش نمونہ تھا، کیونکہ وہ اولین ریپبلکن صدر تھا۔ لنکن کو غلام داری کے حامی ڈیموکریٹس نے روم کے ساتھ اتحاد میں قتل کر ڈالا، اور رونالڈ ریگن اور اُن کے پاپائی ہم منصب جان پال دوم دونوں قاتلانہ حملوں سے بچ گئے۔ 2020 میں ٹرمپ کو سیاسی طور پر قتل کیا گیا، چوری شدہ انتخاب کے ذریعے، جو مکاشفہ باب گیارہ، آیت سات کی تکمیل تھی، اور پھر 2024 میں وہ آیت گیارہ کی تکمیل میں زندہ کیا گیا۔

اور جب وہ اپنی شہادت ختم کر چکیں گے تو وہ درندہ جو اتہاہ گڑھے سے نکلتا ہے اُن سے لڑائی کرے گا، اور اُن پر غلبہ آئے گا اور انہیں قتل کرے گا۔ ... اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا اُن پر بڑا خوف چھا گیا۔ مکاشفہ 11:7، 11:11.

ٹرمپ کا دوبارہ جی اٹھنا آیت تیرہ میں مذکور اس کی 'واپسی' تھا، اور اس نے روم کی ایک خصوصیت کی مماثلت بھی فراہم کی؛ کیونکہ روم اٹھواں ہے جو سات میں سے ہے، اور ٹرمپ روم کی شبیہ ہے۔

اور وہ حیوان جو تھا اور نہیں ہے، وہی اٹھواں ہے، اور ساتوں میں سے ہے، اور ہلاکت میں جاتا ہے۔ مکاشفہ 17:11.

ٹرمپ کی دوسری مدتِ صدارت اسے ریگن کے بعد سے اٹھواں صدر بناتی ہے، اور چونکہ وہ چھٹا بھی تھا، اس لیے ٹرمپ پاپائیت کے ساتھ ہم آہنگی میں "اٹھواں، جو سات میں سے ہے" ٹھہرتا ہے۔ آٹھ کا عدد احمیائے مردگان کی علامت ہے، جو اس امر پر زور دیتا ہے کہ وہ، پاپائیت کی شبیہ کے طور پر، اپنے "واپس آنے" کے لیے، اس پر ایک مہلک زخم آنا لازم تھا جو شفا پا چکا ہو۔

اور میں نے دیکھا کہ اس کے ایک سر کو گویا موت کی چوٹ لگی ہوئی تھی، اور اس کا مہلک زخم شفا پا گیا، اور ساری دنیا درندے کے پیچھے حیران ہو کر چلنے لگی۔ مکاشفہ 13:3

جب مہلک زخم شفا پاتا ہے تو دنیا "درندہ کے پیچھے حیرت زدہ ہو کر لگ جاتی ہے"، اور جب 2024 میں ٹرمپ بطور اُس آٹھویں، جو سات میں سے ہے، دوبارہ زندہ کیا گیا، تو وہ "لوٹ آیا" اور تمام دنیا اس کے پیچھے حیرت زدہ ہو کر لگ گئی۔

اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی روح ان میں داخل ہوئی، اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے؛ اور جنہوں نے انہیں دیکھا ان پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔ اور انہوں نے آسمان سے ایک بلند آواز سنی جو ان سے کہتی تھی، یہاں اوپر چلے آؤ۔ اور وہ بادل میں آسمان پر چڑھ گئے؛ اور ان کے دشمن انہیں دیکھتے رہے۔ مکاشفہ 11:11، 12۔

ٹرمپ 2024 کے انتخابات میں "واپس آئے"، اور پھر 2025 میں وہ اور پوپ لیو دونوں رسماً منصب پر فائز کیے گئے۔ یسوع نے ان سب کو، جو دیکھنے کے خواہاں تھے، براہ راست اور عادلانہ تنبیہ دی۔

پس جب تم اجاڑنے والی مکروہ چیز کو، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا ہے، مقدس مقام میں کھڑی دیکھو، (جو پڑھتا ہے، وہ سمجھ لے۔) متی 24:15۔

مرقس اسے شاید قدرے زیادہ واضح طور پر بیان کرتا ہے۔

لیکن جب تم دیکھو کہ وہ ویرانی کی مکروہ چیز، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا ہے، وہاں کھڑی ہے جہاں اسے ہونا نہیں چاہیے (جو پڑھتا ہے وہ سمجھ لے)، تب جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔ مرقس 13:14

ویرانی کی مکروہ چیز اپنے تینوں مرحلوں میں روم ہے۔ بت پرستانہ، پاپائی اور جدید روم ہر ایک خدا کے لوگوں کے لیے تنبیہ کی علامت ہے۔ یہ تنبیہ اُس وقت پہچانی جانی چاہیے جب روم "مقدس مقام" میں ہو یا وہاں ہو جہاں "اسے نہیں ہونا چاہیے"۔ "ارض جلال" کتاب مقدس میں ارض مقدس ہے، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ روحانی ارض جلال ہے۔

اور خُداوند مقدس زمین میں یہوداہ کو اپنے حصے کے طور پر میراث میں لے گا، اور پھر سے یروشلم کو برگزیدہ کرے گا۔ اے تمام بشر، خُداوند کے حضور خاموش رہو: کیونکہ وہ اپنے مقدس مسکن سے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ زکریاہ ۲:۱۲، ۱۳۔

جب تم روم کو مقام مقدس میں قائم دیکھو، تو خُداوند آخری بار یروشلم کو اپنی عہد کی قوم کے طور پر منتخب کر رہا ہے۔ جب ریگن، جو اٹھ صدور میں پہلا تھا، نے کتاب مقدس کی نبوت میں مذکور ضد مسیح کے ساتھ ایک خفیہ اتحاد قائم کیا، تو اس نے 1989 میں وقت آخر سے آٹھویں اور آخری صدر کے ذریعے روم کے ساتھ ایک علانیہ اتحاد کی نمائندگی کی۔ اومیگا کی علامتیں اکثر الفا کی علامت کی صفات کو الٹ دیتی ہیں۔

سنہ 2025 میں پوپ لیو اور ٹرمپ کی رسم آغاز منصب مکاشفہ باب تیرہ کے سمندر کے درندے اور زمین کے درندے کے درمیان ایک علانیہ تعلق کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ٹرمپ اور لیو کے درمیان ایک علانیہ اتحاد کی طرف یہ پلٹاؤ—جس کی تمثیل ریگن اور جان پول دوم کے خفیہ اتحاد نے کی تھی—ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ مصری طفل بادشاہ کی وہ حمایت، جس کے ذریعے 200 قبل مسیح میں آیت چودہ پوری ہوئی، آخری ایام میں عدم حمایت کی نمائندگی کرتی ہے۔

2025 خارجی بنیادی رُیا یا نبوت کو قائم کرتا ہے، کیونکہ یہ روم کو بطور انتباہ نمایاں کرتا ہے—وہ انتباہ جسے دانی ایل نے "ویرانی کے مکروہ" کی علامت سے موسوم کیا ہے۔ "ویرانی" کے ذریعے جس تباہی کی نمائندگی ہوتی ہے، اس سے پہلے "ویرانی کے مکروہ" کا انتباہ پیش آتا ہے۔ سیسٹیس کے زیر قیادت یروشلم کے محاصرہ میں یہ انتباہ اس طرح ظاہر ہوا کہ رومی اقتدار کے علم حرم مقدس کے مقدس احاطے کے اندر نصب کیے گئے۔ جنہوں نے دیکھا، سمجھا، اطاعت کی اور شہر چھوڑ دیا، جب محاصرہ

دوبارہ شروع ہوا تو وہ محفوظ رہے۔ انہوں نے رومی انتباہی نشان دیکھ لیا تھا۔ وہ مسیحی جو پرگامس کی اُس کلیسیا سے—جو سمجھوتہ کر چکی تھی—اور اس کے بعد تیاتیرہ کی کلیسیا سے الگ ہو گئے، جب انہوں نے انسان گناہ کو خدا کے ہیکل میں بیٹھتے دیکھا تو بیابان میں پناہ لے لی۔ یہ گواہ دانی ایل کے بیان کردہ آخری ایام میں "ویرانی کے مکروہ" کے انتباہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ہم بارہا یہ دکھا چکے ہیں کہ 1888ء، کیستیوس کے محاصرے کے مصداق تھا، اور اتوار کے قانون کے بحران کا اختتام طیطس کے محاصرے کے مصداق ہے۔ 1880ء کی دہائی کے بلیئر کے اتوار کے قانون کے بل، اور اسی دہائی کے دوران بعض جنوبی ریاستوں میں نافذ کیے گئے اتوار کے قوانین، کیستیوس کی تنبیہ تھی، اور انہی نے سسٹر وائٹ کی دیہاتی زندگی سے متعلق ہدایات میں ایک حدِ فاصل بھی قائم کر دی۔ 1880ء کی دہائی سے پہلے ان کی ہدایت یہ تھی کہ مستقبل میں ہمیں دیہات کی طرف منتقل ہونا ہوگا، لیکن 1880ء کی دہائی کے بعد دیہاتی زندگی ایسی چیز سمجھی گئی جو پہلے ہی اختیار کر لی جانی چاہیے تھی۔ بلیئر کے ان بلوں کی یہ تنبیہی علامت، جو 1880ء کی دہائی میں زیر بحث پاپائی قوت کی علامتِ اقتدار کے فروغ پر مبنی تھی، 9/11 کے وقت پیٹریاٹ ایکٹ کی تمثیل ٹھہری، کیونکہ مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ ان دونوں تاریخی ادوار میں ظاہر ہوا۔

9/11 وہ تنبیہ تھا کہ قستیوس نے اپنا اختیار اُس مقدس مقام میں قائم کیا جہاں اسے نہ ہونا چاہیے تھا، کیونکہ 9/11 پر رومی قانون نے انگریزی قانون کی جگہ لے لی۔ 2021 کے پلوسی کے مقدمات میں شقِ واجبہ دادرسی کی نفی کی گئی، اور یہ حصارِ طیطس کی جانب ایک اور قدم کی نمائندگی کرتے ہیں، جس کا انجام ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں قریب الوقوع اتوار کے قانون پر ہوتا ہے۔ یہ حصار ایک عرصہ وقت ہے۔ 1888ء داخلی پروٹسٹنٹ سینگ کی بغاوت کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور 9/11 بیرونی ریپبلکن سینگ کی بغاوت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ملکِ جمیل سے پوپ کی تخت نشینی، اسی سال جب آخری صدر بھی حلف برداری کرتا ہے، اس امر کی آخری تنبیہ کی نمائندگی کرتی ہے کہ ویرانی کا مکروہ وہاں کھڑا ہے جہاں اسے نہ ہونا چاہیے، عین معرکہ پانیوم سے پہلے۔ معرکہ پانیوم براہِ راست اتوار کے قانون اور معرکہ ایکٹیئم کی طرف لے جاتا ہے، جو بت پرست روم کے لیے تیسری اور آخری رکاوٹ کی نمائندگی کرتا تھا، اور پھر بت پرست روم نے کتابِ دانیال 11:24 کی تکمیل میں 360 برس تک بلا شرکتِ غیرے حکومت کی۔ اتوار کے قانون کے موقع پر چھٹی اور ساتویں دونوں بادشاہتیں روم کے ہاتھوں مفتوح ہوتی ہیں، اور جدید روم پھر ایک علامتی ساعت، یا بیالیس علامتی مہینوں تک حکمرانی کرتا ہے۔

آیت سولہ میں پومیے، جو ابھی ابھی شام کی صورت میں بت پرست روم کی پہلی رکاوٹ کو زیر کر چکا ہے، پھر یروشلم کو فتح کرتا ہے۔ پومیے روم کی پہلی دو رکاوٹوں کو ختم کرتا ہے، اور اگستس قیصر تیسری رکاوٹ پر ایکٹیئم میں غالب آتا ہے۔ جدید روم 1989ء میں آیت چالیس کی تکمیل میں، اور آیت دس کی تمثیل کے مطابق، پہلے بادشاہِ جنوب کو مغلوب کرتا ہے۔ پھر اتوار کے قانون کے وقت جدید روم اپنی دوسری اور تیسری رکاوٹ کو زیر کرتا ہے: پہلے ریاستہائے متحدہ امریکہ، اور پھر اقوام متحدہ فوراً اس پر رضامند ہو جاتی ہے کہ اپنی سلطنت پاپائی قوت کے سپرد کر دے۔ بت پرست روم نے پہلے پومیے کے ساتھ دو رکاوٹیں زیر کیں، پھر ایک؛ اور پاپائی روم نے 1989ء میں ایک کو زیر کیا، اور پھر اپنی اگلی دو فتوحات آیت سولہ میں، جہاں پومیے کی دوسری فتح کی نشان دہی کی گئی ہے۔

خواہ وہ رومِ مشرکانہ کے لیے ایکٹیئم پر تیسری رکاوٹ ہو، یا وہ تیسری رکاوٹ جس کی نمائندگی سن 538ء میں گوتھوں کے شہر روم سے نکالے جانے سے ہوتی ہے، جب روم تیسری رکاوٹ پر غالب آتا ہے تو وہ بلا شرکتِ غیرے حکمرانی کرتا ہے۔

یقیناً خُداوند خُدا کچھ بھی نہیں کرتا، جب تک وہ اپنے بندوں نبیوں پر اپنا بھید ظاہر نہ کرے۔  
عاموس 3:7

خداوند یقیناً ویرانی کے آنے سے پیشتر اُس انتباہی نشان کا حتمی اظہار پیش کرے گا جس کی نمائندگی کتابِ دانی ایل میں ”ویرانی کی مکروہ چیز“ کے طور پر کی گئی ہے۔ وہ انتباہی نشان علانیہ اتحاد ہے، برعکس اُس خفیہ اتحاد کے جو ریگن سے منسوب ہے اور جس کی نمائندگی 2025 میں کی جا رہی ہے۔ خداوند پہلے انتباہ دیے بغیر سزا نہیں لائے گا، اور عاموس اس بارے میں نہایت صریح ہے کہ اپنے خادموں کو دیا جانے والا پوشیدہ مکاشفہ کیا ہے، اور وہ کن کی طرف مخاطب ہے۔

اے بنی اسرائیل، یہ کلامِ سنو جو خداوند نے تمہارے خلاف فرمایا ہے—یعنی اُس سارے خاندان کے خلاف جسے میں ملکِ مصر سے نکال لایا—کہ: روئے زمین کے سب خاندانوں میں سے میں نے تم ہی کو جانا ہے؛ اس لیے میں تمہیں تمہاری سب بدکرداریوں کی سزا دوں گا۔ عاموس ۱:۳، ۲۔

عاموس خدا کی برگزیدہ عہدی قوم کی آخری نسل کو مخاطب کر رہا ہے جسے سزا دی جانی ہے، اور جو حزقی ایل باب آٹھ میں سورج کو سجدہ کرنے والے پچیس مردوں کے مطابق ہے۔ عاموس لاودیکہ کا پیغام پیش کر رہا ہے، جو زندوں کی عدالت کے وقت گناہ کے مٹائے جانے کے دوران تیسرے فرشتے کا پیغام ہے۔ عاموس کی تنبیہ دو فریقوں کے اتحاد پر مبنی ہے۔

کیا دو شخص اکٹھے چل سکتے ہیں، جب تک وہ باہم متفق نہ ہوں؟ کیا شیر جنگل میں گرجے گا جب کہ اُس کے پاس شکار نہ ہو؟ کیا جوان شیر اپنی کھوہ سے دھاڑے گا اگر اُس نے کچھ بھی نہ پکڑا ہو؟ کیا کوئی پرندہ زمین پر پھندے میں گرجے گا جہاں اُس کے لیے کوئی جال بچھا نہ ہو؟ کیا کوئی زمین پر سے پھندا اٹھا لے گا، جب اُس میں کچھ بھی نہ پکڑا ہو؟ کیا شہر میں نرسنگا پھونکا جائے اور لوگ نہ ڈریں؟ کیا شہر میں کوئی آفت ہوگی اور خداوند نے وہ نہ کی ہوگی؟ عاموس ۳:۳-۶۔

دو افراد کے ایک ہو کر ساتھ چلنے کی جو تنبیہ ہے، وہ ایک ایسے سیاق میں رکھی گئی ہے جس میں ایک پھندا زمین پر سے پرندے کو پھانس لیتا ہے۔ پرندے مذہبی جماعتوں کی علامت ہیں، اور کتابِ مکاشفہ میں پاپائیت ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا پنجرہ ہے۔

اور اُس نے بڑی شدت کے ساتھ قوی آواز میں پکار کر کہا، بابلِ عظیم گرج پڑا، گرج پڑا، اور شیاطین کا مسکن بن گیا ہے، اور ہر ناپاک روح کا قید خانہ، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا پنجرہ۔ کیونکہ تمام قوموں نے اُس کی زناکاری کے قہر کی مے پی ہے، اور زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا ہے، اور زمین کے سوداگر اُس کی عیاشی کی فراوانی سے دولت مند ہو گئے ہیں۔ مکاشفہ 2:18، 3۔

پنجرے میں بند پرندہ قیدی پرندہ ہوتا ہے، اور جب کوئی قوم روم کی فاحشہ کے ساتھ زناکاری کرتی ہے تو وہ قیدی پرندہ بن جاتی ہے؛ اور وہ پرندہ جو باقی تمام نبوی پرندوں سے بلند اٹھایا جاتا ہے، وہی وہ قوت ہے جس کا سہ گانہ گھر اتوار کے قانون کے وقت، اس کے مقام پر—جو سنعرے، یعنی بابل—تعمیر کیا جاتا ہے اور قائم کیا جاتا ہے۔ یہ وہی پرندہ ہے جسے 1798 میں جان لیوا زخم لگا، یا جیسا کہ زکریا بیان کرتا ہے، جس کی ٹوکری پر سیسے کا ڈھکن رکھ دیا گیا؛ مگر اس کے بعد اسے استحضر ارواح اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے پرندوں نے اٹھا لیا۔

پھر وہ فرشتہ جو مجھ سے بات کرتا تھا آگے بڑھا اور مجھ سے کہا، اب اپنی آنکھیں اٹھا اور دیکھ کہ یہ کیا ہے جو نکل رہا ہے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ اس نے کہا، یہ ایک ایفہ ہے جو نکل رہا ہے۔ پھر اس نے کہا، یہ تمام زمین میں ان کی صورت ہے۔ اور دیکھو، سیسے کا ایک ٹیلنٹ اٹھایا گیا؛ اور یہ ایک عورت ہے جو ایفہ کے بیچ میں بیٹھی ہے۔ اور اس نے کہا، یہ بدی ہے۔ اور اس نے اسے ایفہ کے بیچ میں ڈال دیا؛ اور اس کے دہانے پر سیسے کا وزن رکھ دیا۔ پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، اور دیکھو، دو عورتیں نکلیں، اور ان کے پروں میں ہوا تھی؛ کیونکہ ان کے پر لقلق کے پروں کی مانند تھے؛ اور انہوں نے ایفہ کو زمین اور آسمان کے درمیان اٹھا لیا۔ تب میں نے اس فرشتہ سے جو مجھ سے بات کرتا تھا کہا، یہ ایفہ کو کہاں لے جا رہی ہیں؟ اور اس نے مجھ سے کہا، اس کے لیے ملکِ شنعار میں ایک گھر بنانے کو؛ اور وہ وہاں قائم کیا جائے گا اور اپنی ہی بنیاد پر رکھا جائے گا۔ زکریا

عاموس کا پھندا زمینی پرندہ پکڑتا ہے، کیونکہ یہ اُس اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے جو قریب الوقوع اتوار کے قانون سے ماقبل ہے جس میں زمینی پرندہ گرفتار کیا جاتا ہے، اور عاموس کے مطابق یہ اتحاد لاودیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹ ازم کے لیے ایک تویخ ہے، کیونکہ شہر میں ایک اندازی نرسنگا پھونکا جائے گا، جسے وہ سننے سے انکار کریں گے۔

کیا شہر میں نرسنگا پھونکا جائے اور لوگ نہ ڈریں؟ کیا شہر میں کوئی مصیبت واقع ہو اور خداوند نے اسے نہ کیا ہو؟ یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنا بھید اپنے بندوں، یعنی نبیوں، پر ظاہر نہ کرے۔ شیر نے دھاڑا ہے، کون نہ ڈرے گا؟ خداوند خدا نے فرمایا ہے، کون نبوت نہ کرے گا؟ عاموس ۶:۳-۸۔

دھاڑنے والا شیر، یہوداہ کے قبیلہ کا شیر ہے، جو اس وقت مسیح کی نمائندگی کرتا ہے جب وہ اپنے نبوی کلام پر مہر لگاتا اور مہر کھولتا ہے۔ سن 2025 کا علانیہ اتحاد سیستیس کا محاصرہ ہے، اور جب تم دو کو اکٹھے چلتے دیکھو جنہیں ہرگز یکجا ہونا نہ چاہیے، تو خدا کے لوگوں کے غارتگروں کی علامت قائم ہوتی ہے۔ پروٹسٹنٹوں کے ساتھ حلیف اور ہم آہنگ روم ایک متناقض ترکیب ہے، کیونکہ پروٹسٹنٹ ہونے کا مفہوم ہی روم کے خلاف احتجاج کرنا ہے۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

### پھندے سے نجات پانے کے لیے اب بہت دیر ہو چکی ہے

"اور یہ یاد رکھا جائے کہ روم کا فخر یہی ہے کہ وہ کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ Gregory VII اور Innocent III کے اصول اب بھی رومن کیتھولک کلیسیا ہی کے اصول ہیں۔ اور اگر صرف اسے قدرت حاصل ہو، تو وہ آج بھی انہیں اتنی ہی قوت کے ساتھ عملی جامہ پہنائے گی جتنی گزشتہ صدیوں میں پہناتی رہی ہے۔ پروٹسٹنٹ بمشکل جانتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں جب وہ اتوار کی تعظیم کے کام میں روم کی اعانت قبول کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے مقصد کی تکمیل پر تلے ہوئے ہیں، روم اپنی قدرت کو دوبارہ قائم کرنے، اپنی کھوئی ہوئی بالادستی واپس حاصل کرنے کے درپے ہے۔ بس ایک بار ریاستہائے متحدہ میں یہ اصول قائم ہو جائے کہ کلیسیا ریاست کی قوت کو استعمال کر سکتی ہے یا اس پر قابو رکھ سکتی ہے؛ کہ مذہبی رسوم و فرائض کو دنیوی قوانین کے ذریعے نافذ کیا جا سکتا ہے؛ مختصراً یہ کہ کلیسیا اور ریاست کا اختیار ضمیر پر حاوی ہو—تو اس ملک میں روم کی فتح یقینی ہے۔"

"خدا کے کلام نے قریب الوقوع خطرے سے خبردار کر دیا ہے؛ اگر اس انتباہ کو نظرانداز کیا گیا، تو پروٹسٹنٹ دنیا کو روم کے حقیقی مقاصد کا علم تب ہی ہوگا جب پھندے سے نکلنے میں بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ وہ خاموشی سے قوت پکڑ رہی ہے۔ اس کی تعلیمات قانون ساز ایوانوں میں، کلیساؤں میں، اور انسانوں کے دلوں میں اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ وہ اپنی بلند و بالا اور عظیم و جسیم عمارتیں کھڑی کر رہی ہے، جن کے خفیہ گوشوں میں اس کی سابقہ ایذا رسانیاں دہرائی جائیں گی۔ پوشیدہ اور غیر محسوس طور پر وہ اپنی قوتوں کو مضبوط کر رہی ہے تاکہ جب وار کرنے کا وقت آئے تو اپنے مقاصد کو آگے بڑھا سکے۔ اس کی ساری خواہش یہ ہے کہ اسے برتری کا مقام ملے، اور یہ اسے پہلے ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم جلد ہی دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ رومی عنصر کا مقصد کیا ہے۔ جو کوئی خدا کے کلام پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کرے، وہ اسی سبب ملامت اور ایذا رسانی کا نشانہ بنے گا۔" عظیم کشمکش، 581۔

ایک دنیا بدی، فریب اور گمراہی میں، موت کے عین سائے میں پڑی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ انہیں جگانے کے لیے روح کی مشقت اور تڑپ کس کے دل میں ہے؟ کون سی آواز ان تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا ذہن اس مستقبل کی طرف چلا جاتا ہے جب اعلان ہوگا، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے

کے لیے باہر نکلو۔ لیکن کچھ اپنے چراغوں کو بھرنے کے لیے تیل لینے میں دیر کر چکے ہوں گے، اور بہت دیر سے انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کردار، جیسے تیل سے تعبیر کیا گیا ہے، منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تیل مسیح کی راستبازی ہے۔ یہ کردار کی نمائندگی کرتا ہے، اور کردار منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی شخص اسے کسی اور کے لیے حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک کو اپنے لیے ایسا کردار حاصل کرنا ہوگا جو گناہ کے ہر داغ سے پاک کیا گیا ہو۔ بائبل ایکو، 4 مئی، 1896ء۔

جب میں نے اُن بیچاری جانوں کو دیکھا جو حقیقتِ حاضرہ کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہی تھیں، اور یہ بھی کہ بعض جو حق پر ایمان رکھنے کا اقرار کرتے تھے، خدا کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری وسائل کو روک کر انہیں مرنے دیتے تھے، تو یہ منظر نہایت دل خراش تھا، اور میں نے فرشتہ سے التجا کی کہ اسے مجھ سے ہٹا دے۔ میں نے دیکھا کہ جب خدا کے کام کی خاطر اُن کے کچھ مال کی ضرورت پڑتی تھی، تو وہ اُس جوان کی مانند جو یسوع کے پاس آیا تھا (متی 16:19-22) غمگین ہو کر چلے جاتے تھے؛ اور جلد ہی ایک طغیانی آفت گزرے گی جو اُن کے سارے اموال کو بہالے جائے گی، اور تب زمینی اشیاء کی قربانی دینے اور آسمان میں خزانہ جمع کرنے کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ ابتدائی تحریریں، 49۔

"یہوداہ نے دیکھا کہ اُس کی التجائیں رائیگاں گئیں، اور وہ یہ پکارتا ہوا ہال سے باہر لپکا، اب بہت دیر ہو چکی ہے! اب بہت دیر ہو چکی ہے! اُسے محسوس ہوا کہ وہ یسوع کو مصلوب ہوتا دیکھنے تک زندہ نہیں رہ سکتا، اور یاس کی حالت میں باہر جا کر اپنے آپ کو پھانسی لگا لی۔" The Desire of Ages, 722